Al-Āfāq, Vol.: 02, Issue: 01, Jun-2022
PP: 1-29

OPEN ACCESS
Al-Āfāq
ISSN (P): 2789-3820
ISSN (O): 2789-3839

پنجابی ادبِ سیرت میں نثر نگاری کا تحلیلی جائزہ

An Analytical Review of Prose Seerah Writing in Punjabi Literature

Muhammad Farooq Iqbal
M.Phil. Scholar, Department of Islamic Studies,
Riphah International University, Faisalabad, Pakistan.
frqiqb@gmail.com
Sadia Sardar
M.Phil Scholar, Department of Islamic Studies,
Riphah International University, Faisalabad, Pakistan.
sadia.sardar843@gmail.com
Muhammad Ramzan Ali
BS Scholar, Department of Islamic Studies,
Ghazi University, Dera Ghazi Khan, Pakistan.

ABSTRACT
When the composition of "biography" is used, it is terminologically meant to describe the good life of the Prophet of the Apocalypse. This narration was started in his presence, which was present in the conversations of his Companions. To this day it is known and understood in every language by the title of Sirat. Punjabi languge is a combination of Indian and Iranian language. It has a very effective status in Indian languages. Like other languages, books have been written on the subject of biography in Punjabi language in every era. Some books have been written in the form of poems and many have been written in the form of prose. Thus, this language has within itself the biography of Rasool Mustafa. A thick collection of ﷺ is included.

Keywords: *Seerah, Punjabi, Biography, Muhammad (PBUH), Language, Prose, Literature, culture.*

تعارف:

CC BY

جب ''سیرت نگاری'' کی ترکیب استعمال کی جائے تو اس سے اصطلاحی طور پر نبی آخر الزمانﷺ کی حیات طیبہ کا بیان مرادلیا جا تا ہے۔نبی کریمﷺ کی حیات طیبہ کا بیان آپﷺ کی موجودگی ہی میں شروع ہو گیاتھا جوصحابہ کی آپس کی گفتگو میں موجود ہوتا تھا۔آج تک اسے سیرت کے عنون سے ہر زبان میں جانا اور سمجھا جاتا ہے۔پنجابی ہندوستانی اور ایرانی زبان کا امتزاج ہے۔ اس کو ہندوستانی زبانوں میں کافی موثر حیثیت حاصل ہے۔ دیگر زبانوں کی طرح پنجابی زبان میں بھی سیرت نگاری کے موضوع پر ہر دور میں کتب لکھی جاتی رہی ہیں۔کچھ کتب نظم کے اعتبار سے لکھی گئی ہیں ااور بہت سی نثر کی صورت بھی لکھی گئی ہیں۔یونیہ زبان اپنے اندر سیرت رسول مصطفیٰﷺ کا ایک ضخیم ذخیرہ سمیٹے ہوئے ہے۔ سیرت کا منبع احادیث ہی ہیں البتہ اس کی الگ ضرورت یوں محسوس ہوئی کہ حدیث کی کتابوں میننبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و عادات و دیگر سوانح بکھری ہوئی صورت میں ملتے ہیں ۔ ان میں تاریخی ترتیب نہیں۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ میں اس کی الگ ضرورت کا احساس بیان کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ سیرت میں ایک خاص ترتیب ملحوظہوتی ہے۔ اس لیےیہ ایک الگ فن ہے۔ محدثین کی اصطلاح میں:

> ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص غزوات کو مغازی کے علاوہ سیرت کہتے ہیں''[1]

جب کہ محمد جنید ندوی رقم طراز ہیں کہ:

> ''سیرت نگاری کا کام تاریخی واقعات کی جانچ پڑتال کر کے فیصلہ دینا ہے، بہتر مستقبل کی طرف راہنمائی کرنا ہے اور یہ بتانا ہے کہ وہ فی الواقع کیسے رونما ہوئے ''[2]

طاہر اقبال خان سیرت نگاری کے عالمی موضوع ہونے کے بارے لکھتے ہیں:

> ''مسلمان جہاں جہاں بستے ہیں، اپنی علمی استعداد کے مطابق سیرت رسولﷺ پر دن رات کام کرتے ہوئے اپنی آخرت سنوار رہے ہیں۔ عربی، فارسی، اردو، ترکی،ہر زبان میں معتد بہ سرمایہ ادب سیرت رسول ﷺ موجود ہے۔ سیرترسولﷺ باقاعدہ ایک علیحدہ دین ہے جو ایک فن کے طور پر دوسری صدی ہجری مینمعرض وجود میں آیا''[3]

پنجابی نثر میں سیرت نگاری:

پنجابی نثر میں سیرت نگاری کا آغاز ''سیواسنگھ" کے قلم سے ہوا۔ انہوں نے 1928ء میں" حضرت محمد صاحب دا پتر جیون" کے عنوان سے گورمکھی سکرپٹ میں سریجی آر سیٹھی کی نگرانی مینیونین پر یس امرتسر سے ایک مکمل کتاب شائع کی۔ سیرت نگاری کے ضمن میں حکیم عبداللطیف عارفکی تصنیف ''شان حضور عرف کملی والا میں واقعات کی کچھ تفصیل نثر اور کچھ نظم میں آتی ہے۔ یہ کتاب پہلی بار''خیر البشر'' کے عنوان سے شائع ہوئیتھی جب کہ بعد کے ایڈیشنوں میں اس کا نام بدل کر" شان حضورعرف کملی والا" کردیا گیا ۔

ان کے علاوہ اس شعبے میں حبیب اللہ فاروقی کی''نبیاں دا سردار مولوی محمد سعید کی محمدﷺ ، عبد الکریم ثمر کی سچی سرکار، دل شاد کلانچوی کی ''رسول کریم'، سید اختر جعفری کی ''حضور پر نورؐ، سمیع اللہ قریشی کی حضورؐ دی حیاتی، حمید اللہ ہاشمی کی امت د والیؐ، سلیم خان گمی کی چن عربوں چڑھیا، مہر عبدالرشید کی کونین دا والی' محمد اقبال نجمی کی ''سیرت

حضورؐ دی‘‘،وقار عنایت اللہ کی ’’ مکی مدنی ماہی‘، ڈاکٹر عبدالرشید کی ’’الہادی‘اور ’’حیاتی سوہنڑے نبی دی‘، وقا رعنایت اللہ کی ’ سیرت النبیؐ، سجاد حیدر پرویز کی ’’مدنی مٹھامنٹھار بہاءالحق عارف کی ’’جہاناں دی رحمت، جبیں گل ریاض کی خزینہ رسالت محمد رمضان طالب کی ’’رب دامحبوب‘‘، اظہر محمودکی سرکار دی سیرت، عابدہ حسین کی ’’سوہنامحمد: انساناں دا محسن تے رہبر، سعیدہ رشم کی سیرت پاک محمد دی‘‘ محمد صدیق شاکر کی ’’سونہڑیں سئیں دی سیرت اور سئیں سوہنے داخلق اہمیت کی حامل ہیں ۔ یہاں پنجابی میں لکھی گئی کچھ معتبر کتابوں پر نظر ڈالتے ہیں ۔ پہلے چندمنظوم کتابوں کا تذکرہ ہو گا اور پھر نثری کتب پر ایک نگاہ ڈالی جائے گی۔مولوی محمد مسلم کی "گلزار محمدی‘‘1281ہجری مطابق 1864ء میں منصہ شہود پر آئی۔ اصل مینیہ ان کی ایک بڑی کتاب ’’عجائب القصص‘‘ کا چوتھا حصہ ہے جس میں نبی رحمت کے علاوہ حضرت آدم اور دو دیگر اکابر کے قصے بیان کیے گئے ہیں۔ ’’گلزار محمدی‘‘ کے پانچ ابواب ہیں جن مینسے پہلا باب حضرت نبی کریمﷺ کی ولادت سے ہجرت حبشہ تک کے واقعات ، دوسرا معراج النبی ، تیسرا ہجرت مدینہ سے وصال تک اور چوتھا وصال کے بعد سے کربلا میں حضرت حسینؓکی شہادت تک کو موضوع بناتا ہے۔

محمد ولایت امرتسری کی ’’کمبل پوش‘‘کی تقلید میں ختم الرسلؐ، عرف کمبل پوش کے نام سے 1361 ہجری مطابق 1942ء میں لاہور سے شائع ہوئی ۔ اس کتاب کے بھی اب تک کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ اگرچہ یہ کتاب پنجاب کے دیہات میں بہت مقبول ہوئی لیکن اس میں کئی ضمنی واقعات الحاقی ہیں ۔ سیرت کا بیان حسب روایت عرب کے قبل از اسلام حالات سے شروع ہوتا ہے اور از حد تفصیلات کے ساتھ آپؐ کی پوری زندگی پر محیط ہے۔ اس تصنیف میں رسول اکرم ﷺکی سیرت سے بڑھ کر عظمت کو موضوع بنایا گیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ تاریخ اور سیرت میں واقعات تو وہی ہیں جو پہلے سےبیان کیے جارہے ہوتے ہیں، کسی تصنیف کی شہرت کا باعث جذ بہ ، اسلوب اور طرز نگارش ہوتا ہے۔ اس کتاب کی جذباتیت اور اسلوب اس کی مقبولیت کا باعث ہے۔

چراغ دین جو نیکے والے کی سیرت کی کتاب’’سوانح عمری حضرت رسول مقبول یعنی گلزار محمدی‘‘ کے عنوان سے 1946ء میں تخلیق ہوئی لیکن 1953ء میں لاہور سے شائع ہوئی ۔ 224 صفحاتپر مشتمل یہ تصنیف سرکار رسالت مآبﷺ کی ولادت سے حضرت علیؓ کی شہادت تک کے واقعات پر مبنی ہے۔ سوانح عمریحضرت رسول مقبول‘‘ اس حوالے سے اہم ہے کہ اس میں نہ تو جزئیات نگاری پر زور بیان صرف ہوا ہے اور نہ ہی واقعات کے بیان میں اختصار کولازمہ بنایا گیا ہے۔ اس میں احادیث کے حوالہ جات کو اہمیت دی گئی ہے اور واقعات سنینہجری کی ترتیب سے رکھے گئے ہیں۔[4]

درویش محمد یعقوب نقش بندی کی منظوم تصنیف ’’سید المرسلین کی تین جلدیں ہیں۔ اس کی پہلی جلد 1960ء میں شائع ہوئی ۔ اس کتاب میں نبی دو عالمﷺ کے ساتھ شاعر کی محبت اور عقیدت بے حد نمایاں ہے۔ کتاب کی پہلی جلد میں عرب کے اس عہد کے حالات سے بات شروع کر کے آپ کی تجارت اور شادی تککے واقعات نظم ہوئے ہیں۔ دوسری جلد 1962ء میں منصہ

شہود پر آئی اور اس کا آغاز حضور ﷺکی ذات گرامی کی خصوصیات کے بیان سے ہوتا ہے۔ ابھی اعلان نبوت نہیں ہوا کہ آپ شرک سے اجتناب فرماتے ہیں اور قیام امن اور حقوق انسانی کے لیے آپ ایسی مثال ہیں کہ عرب والے آپ کو صادق و امین کے القاب سے یاد کرتے ہیں۔ اس عہد کے مسلسل واقعات میں اعلان نبوت اور معراج النبی تک کی تاریخ اس جلد میں ہے۔ 1979ء میں اس کتاب کی تیسری جلد سامنے آئی اور اس میں ہجرت مدینہ سے لے کر وصال تک کی تاریخجمع کی گئی ہے۔ سیرت کیہہ کتاب اپنے اندر اپنے سے پہلی کتابوں کی نسبت اور بھی زیادہ تفصیلات فراہم کرتی ہے۔ صوفی احمدعلی کی منظوم سیرت سچیاں سرکاراں‘‘ 1993ء میں فیصل آباد سے شائع ہوئی۔ اگر چہ شاعر نے خودلکھا ہے کہ یہ تاریخ کی کتاب نہیں اور نہ ہی تاریخ آج سے چار پانچ ہزار سال پہلےکے واقعات بتانے پر قادر ہے۔ پھر بھی اس کتاب میں آدم علیہ السلام سے شروع ہو کر نبی اکرمﷺ کے آخری ایام تک پرقلم اٹھایا گیا ہے۔’’سچیاں سرکاراں‘‘ میں جگہ جگہ حواشی بھی دیے گئے ہیں جن کے لیےپنجابی نثر کا سہارا لیا گیا ہے۔ شعری سیرت مکمل کرنے کے بعد حضور ﷺکے بارے قرآن مجید کے کچھ فرامین، اور غیر مذہب رکھنے والے کچھ منتخب لوگوں کے خیالات نثر میں بیان کیے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں پہلے باون صفحات پر دیباچہ، عربوں کی تاریخ، حضور ﷺکے زمانے میں عربوں کی مذہبی حالت، شمائل نبوی، آپ کے پرکھوں کے فضائل، ان کے احباب ، ازواج مطہرات اور حضورﷺ کی ولادت وغیرہ پر نثری معلومات فراہم کی گئی ہیں ۔

پنجابی کتبِ سیرت کا تعارفی جائزہ:

پنجابی زبان اپنے قدیم ہونے کے اعتبار سے اہم حیثیت کی حامل ہے۔اس زبان میں جہاں دیگر نمایاں اور اہم موضوعات مثلاً ثقافت،رہن سہن،لباس،کھیلیں،شاعری اور نثر کو موضوع سخن بنایا گیا وہیں اس زبان میں مذہب اور اہل مذہب کی ترجیحات کو بھی زیور قلم سے آراستہ کیا گیا۔پنجابی زبان چونکہ برصغیر کی زبان ہے اور اس کے بولنے والوں کا تعلق پنجاب اور اس کے مضافات سے ہے لہذا اس زبان میں سکھ مت اور اسلام سے متعلق معلومات ملتی ہیں۔جہاں تک اسلام کا تعلق ہے تو پنجابی زبان میں اسلام سے متعلق عقائد،عبادات،تاریخ اور سیرت نبیﷺ سے متعلق اہم کتب ملتی ہیں۔بالخصوص بیسویں صدی عیسی سے اب تک پنجابی زبان میں سیرت نگاری کے مختلف پہلوؤں پر مختلف انداز سے بہت سی کتب مرتب کی گئیں۔چن کا مختصر تعارف درج ذیل ہےجو کہ سیرت نگاری کے عصری رجحانات کو واضح کرتا ہے:

نام کتاب	مصنف/ مترجم	ادارہ	س ن
گلزارِ احمدیؐ	مولوی غلام نبی کلانوری	امرتسر	1332ھ
نبیاں دا سردار	حبیب اللہ فاروقی	مبارک منزل لاہور	1361ھ
اخبار محمدی لاہور	رحیم بخش	مطبع حمدی لاہور	1870ء
تحفہ رسولیہؐ	میاں محمد بخش	لاہور	1870ء
شارقۃ الانوار	غلام رسول عادل گڑھی	مطبع مصطفائی لاہور	1877ء
معجزہ محمدیؐ	مولوی عبدالحق	لاہور	1879ء
گلزارِ محمدیؐ	مولوی محمد مسلم	حاجی چراغ دین لاہور	1880ء

حلیہ مبارک سرورِ کائناتؐ	غلام فرید	کرایم سٹیم پریس لاہور	1922ء
خیر البشر کملی والا	حکیم عبداللطیف عارف	گجرات	1924ء
شانِ حضورؐ عرف کملی والا	حکیم عبداللطیف عارف	امرتسر	1924ء
حضرت محمدؐ صاحب	سیوا سنگھ امرتسری	یونین پریس امرتسر	1927ء
حکایتِ پاک رسولؐ	محمد الدین غلام سروری	کریمی پریس لاہور	1928ء
حلیہ مبارک	قلندر علی قریشی	رفیق عام پریس لاہور	1928ء
حلیہ مبارک محبوبِ خُدا	قلندر علی قریشی	رفیق عام پریس لاہور	1928ء
گلزارِ محمدیؐ	عبدالرحیم	خدا بخش اینڈ سنز جھنگ	1928ء
حلیہ شریف مبارک نورِ رحمتؐ	حکیم پیر نیاز احمد	ظفر محمد تاجر کتب لاہور	1929ء
حلیہ شریف نورِ رحمتؐ	حکیم پیر نیاز احمد	ظفر محمد تاجر کتب لاہور	1929ء
معجزات محمدیؐ	حکیم ابو الصمصام	آفتاب برقی پریس امرتسر	1929ء
سوہنی سرکارؐ	دائم اقبال دائم	مکتبہ رومی وشامی بہاؤالدین	1930ء
حلیہ مبارک	نور محمد بہاولپوری	حاجی محمد اشرف آہیر بہاولپوری	1931ء
اخلاق محمدیؐ تحفہ عیدی	عبداللہ	محمدصوبہ گیان چند تاجران لاہور	1932ء
سیرت حبیبہؐ	میجر چودھری فضل حق نصیر	لاہور	1932ء
اکرام محمدیؐ	محمد اشرف فاروقی فاضل گلیانوی	ملک سراج الدین اینڈ سنز لاہور	1933ء
باب الرسول وصلوٰۃ النزول	محمد اسماعیل	انقلاب پریس لاہور	1933ء
سوانح عمری رسولِ مقبولؐ	محمد بخش قریشی	اشرف بُک ڈپو نولکھا بازار لاہور	1938ء
حلیہ شریف	محمد بخش فرشی	عزیز الدین، نجم الدین لاہور	1939ء

ہجرت نبوی از مکہ تا مدینہ منورہ	اللہ بخش ولد محمد بخش	ملک شیخ ولی محمد پبلشرز لاہور	1939ء
معراج رسولؐ	فرشی امرتسری	منشی عزیز الدین نجم الدین لاہور	1945ء
پنج ہادی	ڈاکٹر فقیر محمد فقیر	تاج بُک ڈپو اُردو بازار لاہور	1949ء
حلیہ مبارک پنجویں پھیرے	عزیز الرحمان عزیز بہاولپوری	محمد حفیظ الرحمان بہاولپوری	1951ء
شاہنامہ اسلام	غلام سرور ککے زئی	ملک دین محمد اینڈ سنز لاہور	1952ء
گلزارِ محمدیؐ	حضرت حاجی چراغ دین	ملک بشیر احمد لاہور	1953ء
سیّد العالمین المعروف کملی والا	ثاقب زیروی	کتب خانہ قادریہ لاہور	1956ء
سیّد المرسلین	درویش محمد یعقوب	ہیبت پور ضلع سیالکوٹ	1960ء
قصص المحسنین	مولوی محمد اشرف فاروقی گلیانوی	ملک راج دین اینڈ سنز لاہور	1960ء
معجزہ میلاد النبیؐ	دائم اقبال دائم	قریشی برادرز ،بہاؤالدین	1960ء
ست پھل	محمد عالم کپور تھلوی	لاہور	1962ء
سراہائے حبیب	محمد علی فائق، حکیم مولوی احمد	محمد علی فائق گوجرانوالہ	1962ء
گلدستہ معجزات نو ترمیم	محمد دلپذیر بھیروی عباسی	صغیر چنیوٹی،چنیوٹ	1964ء
گلزار چہار یارؓ	ڈاکٹر فقیر محمد	لاہور پنجابی ادبی اکیڈمی	1965ء
محمدؐ رسول اللہ	شیخ محمد رضا مصری	تاج کمپنی لاہور	1970ء
رسول کریمؐ	دلشاد کلانچوی	سرائیکی لائبریری بہاولپور	1975ء
جڈاں رسولؐ کوں نبوت ملی	دلشاد کلانچوی	سرائیکی لائبریری بہاولپور	1976ء
فخر دو جہاں	محمد یعقوب سفری	حافظ پرنٹنگ پریس جہلم	1977ء
حلیہ النبیؐ	مولوی محمد اعظم	صادق الانوار کتب خانہ بہاولپور	1978ء
اُمّت داوالی	حمیداللہ شاہ ہاشمی	پنجابی مجلس فیصل آباد ناشر محمد ابراہیم	1981ء
سچی سرکار	حکیم الکریم ثمر	آئینہ ادب لاہور	1981ء

1982ء	سرائیکی ادبی بورڈ ملتان	ڈاکٹر مہر بعد الحق	کونین دا والیؐ
1984ء	چشتی کتب خانہ فیصل آباد	غالیہ فروغ احمد	آمنہؓ دا لالؐ
1985ء	ایمپوریم پبلشرز اُردو بازار لاہور	ڈاکٹر سید اختر جعفری	پاک نبیؐ دے معجزے
1985ء	فروغ ادب اکیڈمی گوجرانوالہ	محمد اقبال نجمی	سیرت حضورؐ دی
1985ء	اُردو پنجابی مرکز سمن آباد لاہور	قدر آفاقی	مکی مدنی ماہی
1986ء	سنگِ میل پبلی کیشنز لاہور	ڈاکٹر فقیر محمد فقیر(مترجم)	آخری نبیؐ
1986ء	ادارہ لکھاریاں جیا موسیٰ الہور	تنویر بخاری	حضورؐ دے حضور
1987ء	عبد الاحد تاجر کتب گجرات	محمد غوث	آفتاب محمدیؐ
1988ء	سرائیکی ادبی تحریک پاکستان	سجاد حیدر پرویز	مدنی مٹھامن ٹھار
1989ء	رفیق عام پریس لاہور	مولوی عطاءاللہ	حلیہ ومیلاد مبارک
1990ء	عتیق پبلشنگ ہاؤس لاہور	محمد سعید	محمدﷺ
1991ء	ہمدرد فونڈیشن کراچی	حکیم محمد سعید	سب تون وڈے انسان
1992ء	عزیز پبلشرز لاہور	اقبال صلاح الدین	سیف الملوک میان محمد
1993ء	سنگِ میل پبلی کیشنز لاہور	سلیم خان گمی	چن عربوں چڑھیا (دوجا ایڈیشن)
1994ء	سیٹھ آدم جی عبداللہ لاہور	پروفیسر بہا الحق عارف	جہاناں دی رحمت
1994ء	فرید سرائیکی سنگت ڈیرہ غازی خان	محمد رمضان طالب ایم۔ اے	محبوبؐ ربّ دا
1995ء	اختر کتاب گھر الکریم مارکیٹ اُردو بازار لاہور	اظہر محمود	سرکار دی سیرت
1995ء	سرائیکی سدھ سران تغلق روڈ ملتان	محمد صدیق شاکر	سوہنڑیں سئیں

سوہنا محمدؐ انسانان دا محسن تے راہبر	عابد حسین	فانوس پبلی کیشنز راوالپنڈی	1995ء
سیرت پاک محمدؐ دی	سعیدہ رشم	ویمن رائیٹنگ فورم فیصل آباد	1995ء
حدیثاں پاک رسولؐ دیا	حسّام حُر	پاکستان مرکزی ہند پشاور	1996ء
خزینہ رسالت	جبین گل ریاض	اقبال بُک کارنر گلبرک، لاہور	1996ء

خلاصہ یہ ہے کہ پنجابی زبان میں سیرت نگاری کے حوالہ سے بہت کام ہوا ہے۔سیرت نگاری کا قیمتی ذخیرہ پنجابی زبان میں پایا جاتا ہے جو بلاشبہ اہل زبان کے لئے بے حد مفید ہے۔

پنجابی کتب سیرت میں نثر کا تجزیاتی مطالعہ:

پنجابی زبان میں موضوع پر غالیہ فروغ احمد کی ''حضرت آمنہ دا لال''، دل شاد کلانچوی کی ''رسول کریمؐ سید اختر جعفری کی''حضور پرنور جبین''، گل ریاض کی ''خزینہ رسالت'' ، پروفیسر بہاؤ الحق کی ''جاناں دی رحمت''، محمد رمضان طالب کی''محبوب رب دا''،اظہر محمودکی''سرکار دی سیرت''،سعید رشم کی'' سیرت پاک محمدﷺ دی'' محمد صدیق شاکر کی ''سونہڑیں سئیں دی سیرت''اور سجاد حیدر پرویز کی ''مدنی مٹھامن ٹھار'' وغیرہ بھی قابل ذکر کتابیں ہیں جن میں سے کچھ بچوں کے لیے اور کچھ علماء وطلباء کے لیے اہمیت کی حامل ہیں۔ذیل میں نثر میں مرقوم اہم کتابوں کامختصر تعارف اور تجزیاتی مطالعہ پیش ہے:

نام کتاب حضرت محمد ﷺ صاحب

نام مصنف سیوانگھ امر تسری

صفحات 136

سن اشاعت 1928ء

ناشر سری جی آر سیٹھی مینیجر یونین پریس امر تسر

سیوانگھ اپنے دور کے بڑے متحرک اور پنجابی زبان کے تجربہ کار گنے جاتے ہیں خاص طور پر ان کا رجحان ہندو سکھ اتحاد اور آپس میں صلح صفائی پر ہے۔ مختلف مذہبوں کو ایک دوسرے کے قریب لا کر معاشرے میں افہام وتفہیم کی فضا پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔انہوں نے اس کتاب کے علاوہ اور بھی بہت سارے کام کئے ہیں۔ جسے اسلام کے حوالہ سے سورہ بقرہ کا پنجابی میں ترجمہ اور ''قرآن کی کنجی'' نامی ایک کتاب لکھی ہے اور اس کے علاوہ اس طرح کی بہت ساری بھگتاں اور گیانیاں کے حالات بھی مرتب کئے ہیں۔ مگر سیوانگھ کا اپنا مطالعہ سیرت کے بارے میں بہت کمزور رہا ہے۔

پنجابی نثر میں ''حضرت محمد ﷺصاحب '' سیوانگھ کی سیرت کے بارے میں پہلی کوشش تھی۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مصنف نے کسی گہرے مطالعہ کے بغیر ہی اس نازک موضوع پر قلم اٹھایا ہے۔ اس نے طرح طرح کی من گھڑت روایتوں پر سطحی سوچ کے حامل سوالات

اٹھائے ہیں۔جو کہ حضور ﷺ کی سیرت کو ہندوستانی معاشرے کی مخصوص فضا کے پس منظر میں دیکھنے کی کوشش ہے، جو سراسر نا انصافی پر مبنی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں میں یہ کتاب مقبولیت حاصل نہ کر سکی۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ سیوانگھ کی کتاب اس لئے پنجابیوں میں مقبولیت حاصل نہ کر سکی کہ یہ کتاب گورمکھی زبان میں تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر یہ کتاب مسلمانوں کے نظریات کے بالکل مطابق ہندی کے اس کتاب کے فارسی رسم الخط میں ہو تی تو مسلمانوں میں اس کتاب کا مقبول ہو جانا ممکن تھا۔ مگر سیوانگھ کے محدود مطالعہ کی وجہ سے یہ کتاب حضور ﷺ کی کامیاب سیرت نہ سمجھی گئی۔ کیونکہ حضور ﷺ کی ذات کے ساتھ کوئی فعل منسوب کرنا جو حضور ﷺ کے سامنے نہیں آیا، سراسر زیادتی ہے۔ مثلا ایک جگہ لکھتے ہیں:

> ’’سکھ تے مسلمان اک واگھورو نوں منن والے ہن،ایہناں دوہاں پنتھاں دا مکھ اصول کیول کرتارسر جنہاروی آپاسنا ہون کرکے آپو وچ بڑا ڈونگھا میل اے،پر شوق دی گل اے کہ سینکڑاں وریہاں توں پنجابی ہندوؤاں تے سکھاں دے مسلماناں دے گھراں نال گھر ہون دے باوجود مسلمانی مت دے نیماں دا تاں کیہ پتہ ہونا اے‘‘[5]

ایسی بہت سی تحریریں اس کتاب میں ملتی ہیں جن میں مسلمانوں کے مذہبی امتیاز کا خیال نہ رکھتے ہوئے انہیں ہندوؤں اور سکھوں کے مشابہ بیان کیا گیا ہے۔

نام کتاب نبیاں دا سردار ﷺ

نام مصنف محمد حبیب اللہ فاروقی

صفحات

سن اشاعت 1942ء

ناشر (فاروقی منزل مبارک پارک،لاہور)

1927ء میں جب سیوانگھ امرتسری کی کتاب ’’حضرت محمد ﷺ صاحب‘‘شائع ہوئی تو یہ پنجابی زبان کی پہلی سیرتِ رسول تھی۔ مگر اس کتاب کے مصنف نے عرب رہتل کا ہندوستانی نقطہ نظر سے مطالعہ کرنے کی وجہ سے کتاب میں بہت ساری کمی بیشی کی جس کی وجہ سے سیوانگھ کی کتاب مسلمانوں میں مقبولیت حاصل نہ کر سکی۔ اس کتاب کا اثر پنجابی حلقہ میں یہ ہوا کہ سب سے پہلے حکیم محمد عبداللطیف عارف منظور نے سیرت مبارکہ پر کتاب لکھی۔ اس کے ساتھ ساتھ نثر میں میں شاعری کی ایک کتاب لکھی جس نے عوام میں بہت مقبولیت پائی۔ ’’شانِ حضور ﷺ عرف کملی والا‘‘ نامی کتاب کی وجہ سے مصنف کی شہرت اور نیک نامی میں بے پناہ اضافہ ہوا ۔

ان حالات میں محمد حبیب اللہ فاروقی نے **20x30/16** سائز اور 252 صفحات کی کتاب’’نبیاں دا سردار ﷺ ‘‘ لکھ کر پنجابی سیرت میں نثر کی کمی کو پورا کرنے کی کوشش کی جو کہ

پہلی بار 1942ء میں چھپ کر سامنے آئی۔ اس کے علاوہ کچھ اور وجوہات کی بنا پر کتاب کی اہمیت پنجابی زبان میں بہت زیادہ رہی:

1. یہ کتاب کسی مسلمان کے قلم سے پنجابی میں سیرت کی پہلی نثری کتاب تھی۔
2. اس کتاب کو مصنف نے مختصر سیرت کے طور پر متعارف کروایا۔
3. اس کتاب میں شامل معلومات مستند کتابوں سے لی گئی، جس کا اظہار کتاب کے مصنف نے خود اس طرح کیا ہے:

> ''مَیں نے اس کتاب کی تالیف مَیں زیادہ تر قاضی سلیمان پٹیالوی مرحوم کی مشہور کتاب ''رحمۃ للعالمین'' اور چند دیگر مستند کتب سے مدد لی ہے اور حتی الامکان اس بات کا اطمینان کر لیا ہے کہ کوئی واقعہ غیر مستند شامل کتاب نہ ہونے پائے''[6]

اس کتاب کا پہلا ایڈیشن 1361ھ اور دوسرا 1373ھ میں سامنے آیا۔ اگرچہ دوسرے ایڈیشن میں کچھ خاص تبدیلی یا اضافہ نہیں کیا گیا مگر املاء اور نفسِ مضمون کی سلاست اورروانی پر خاص توجہ دی گئی ہے۔اس کتاب کی اشاعت کا کتنا استقبال کیا گیا ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس کتاب کے شروع میں اس دور کے ممتاز ترین اہل علم حضرات کے دیباچے شامل ہیں۔ پہلا دیباچہ علم الدین سالک، دوسرا علامہ شہاب الدین خطیب جامع مسجد چوبر جی لاہور اور تیسرا مولوی فضل احمد خطیب جامع مسجد نور، لاہور نے تحریر کیا ہے ۔ ان تینوں بزرگوں نے اس کتاب کو ایک مفید کوشش قرار دیا۔

نام کتاب پنج ہادی

نام مصنف ڈاکٹر فقیر محمد فقیر

صفحات 248

سن اشاعت 1949ء

ناشر تاج بک ڈپو اُردو بازار لاہور

ڈاکٹر فقیر محمد فقیر پنجابی کے نامور مصنف ہیں۔ 1900ء میں گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے اور 1974ء میں فوت ہوئے۔ تحریک پاکستان کےدوران بھی اپنی شاعری میں قومی اور ملّی محبت کی باتیں کرتے رہے۔۔ خاص طور پر علامہ اقبال سے بڑے متاثر تھے اور ان کے ساتھ کافی مِل ملاپ تھا۔ اسی کا اثر ہے کہ ان کی قومی اور ملّی نظموں میں بڑا جوش اور ولولہ ہے بلکہ بعض مصرعے تو ایسے نظر آتے ہیں جیسے اقبال کی شاعری کا ہو بہو روپ ہو۔ پنج ہادی کے پیچھے بھی ملک و ملت کی اصلاح اور پاکستان میں اسلامی معاشرے کی تشکیل کا جذبہ دیتا ہے۔ڈاکٹر فقیر محمد فقیر کی پنجابی تصنیف''پنج ہادی'' تذکرہ سیرت رسولؐ اور تذکرہ خلفاء راشدین پر مبنی ہے اس طرح سے اس کتاب کا نام ''پنج ہادی''رکھا گیا ہے اور وہ خلفائے راشدین کی سیرت کو دراصل حضورﷺ کی سیرت کا تسلسل سمجھتے تھے۔ ڈاکٹر فقیر محمد فقیر نے''پنج ہادی'' روایتیں راہین عقیدۂ اہل سنت کے مطابق سیرت کو بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔اور اس مقصد کو بھی واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ حضورﷺ کی سیرت کا عملی نمونہ آپؐ کے چار صحابہؓ تھے۔ جنہوں نے حضور رسالت مآبؐ کی وفات کے بعد سیرت کی

روشنی کو آنے والی نسلوں تک پہنچایا اور وہ روشنی آج ہم تک پہنچی ہے اور اس کی ہی ہمیں ہر وقت ضرورت رہتی ہے۔''پنج ہادی'' تقریباً 1949ء میں تاج بُک ڈپو اُردو بازار لاہور سے شائع ہوئی ہے اور پاکستان بننے کے بعد پہلی سیرتِ رسول ﷺ مانی جاتی ہے۔ اس کے 248 صفحات ہیں اور اس کتاب میں پہلے 84 صفحے حضورﷺ کیسیرت پر مشتمل ہیں۔ بظاہر 248 صفحات میں سے صرف 84 صفحات سیرت رسول ﷺ کے لیے مخصوص کیے گئے ہیں۔ جس طرح پہلے عرض کیا گیا ہے کہ انہوں نے خلفاء راشدین کے تذکرے میں بھی حضورﷺ کی سیرت کا نقش اوّل سے آخر تک پیش کیا ہے۔سیرت رسول ﷺ کی اہمیت واضح کرتے ہوئے ڈاکٹر فقیر محمد فقیر لکھتے ہیں:

> ''نرے پرے مسلمان ای اپنے عقیدے دی وجہ توں ای اوہناںﷺ نوں دنیا دا سب توں وڈا انسان نئیں مندے سکوں دوجے مذہباں دے وڈے وڈے عالم تے مورخ وی اوہناںﷺ نوں ایسے طرح سمجھدے تے اوناں دی وڈیائی کردے نیں''[7]

نام کتاب سچی سرکارؐ

نام مصنف عبدالکریم ثمر

سن اشاعت 1962ء

ناشر آئینہ ادب لاہور

عبدالکریم ثمر اُردو اور پنجابی کے مشہور شاعر اور ادیب تھے۔اُن کی کتاب سچی سرکار 1962ء میں پہلے پہل چھپی۔ بعد میں پھر اس کے اور کئی ایڈیشن آئے۔ عبدالکریم ثمر بنیادی طور پر خاص شاعر ہیں اور ساتھ ساتھ نثر نگاری میں بھی اچھا خاصا تجربہ رکھتے ہیں۔ اس لیے اُن کی نثر میں شاورانہ مزاج اور چاشنی ملتی ہے۔ یہ کتاب ایک خاص مقصد کے تحت لکھی گئی ہے۔ وہ خود لکھتے ہیں:

> ''میں اس کتاب وچ سیرت رسولﷺ دے او پہلو پیش کیتے نیں جہناں وچوں حضورﷺ دے اخلاق،مہر محبت تے رہت بہت تے روشنی پیندی اے،نالے جہاد تے تبلیغ دا سبق ملدا اے''[8]

ثمرعبدالکریم کی لکھی ہوئی کتاب سچی سرکارؐ کے ماخذ اہم اور مستند کتابیں ہیں جن میں سیرتِ ابنِ اسحاق، سیرتِ ابنِ ہشام، طبقات ابنِ اسعد، جذب القلوب، تاریخِ فروعین، تاریخ مدینہ منورہ، تاریخ حرمین، مراۃُالحرمین، سیرتِ النبیؐ (شبلی)، سیرتِ النبیؐ (سلیمان ندوی)، رحمتہ للعالمین (سلیمان سلمان منصور پوری) اور محسنِ انسانیت (نعیم صدیقی)۔ اس کتاب کے کل 16 (سولہ) باب ہیں۔

نام کتاب رسول کریم ﷺ

نام مصنف دلشاد کلانچوی

سن اشاعت 1975ء

ناشر سرائیکی لائبریری بہاولپور

اس کے تین حصے ہیں۔ پہلا حصہ بچپن، دوسرا جوانی اور تیسرا حصہ نبوت کے بارے میں ہے۔ یہ کتاب دلشاد کلانچوی کی تصنیف ہی اور سرائیکی لائبریری بہاولپور کی طرف سے پہلی دفعہ 75-1976 میں شائع ہوئی۔ کتاب کی پیشانی کے اوپر لکھا گیا ہے۔ سرائیکی زبان میں رسولِ کریمﷺ کی سیرت پر پہلی کتاب "یہ پیشانی اس بات کی گواہ ہے کہ کتاب صرف اس مقصد کو سامنے رکھ کے لکھی گئی ہے تا کہ سرائیکی حضورﷺ کی نثری سیرت سے محروم نہ رہیں۔ دلشاد کلانچوی نے سیرتِ رسول ِ کریم کو تین حصوں میں مواد اور موضوع کی حیثیت سے اس طرح تقسیم کیا ہے۔

1. جیسے رسولِ کریمﷺ بچے تھے
2. جیسے رسولِ کریمﷺ جوان تھے
3. جیسے رسولِ کریمﷺنبی تھے

سرائیکی میں سیرتِ رسولﷺ کی اس کتاب کو جو تین حصوں میں ہے ایک ایک کر کے نام و نجوں پرکھنے کی ضرورت نہیں بلکہ اس کتاب کے تینوں حصون کے بارے میں تنقیدی بات چیت ہی مناسب ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ اوّل تو یہ کتاب بچوں کے لیے لکھی گئی ہےاور اس میں حضورﷺ کی زندگی کےعمومی اور چندخصوصی واقعات بیان کیے گئے ہیں اور تفصیل سے بات چیت نہیں کی گئی ہے۔دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ کتاب سیرتِ رسولؐ کے دروازے کو کھولتی ہے اور اس کی کھلی راہ پر ہی بعد میں سرائیکی کی قابل ذکر سیرت''مدنی مٹھامن ٹھار''سامنے آتی ہے۔ دلشاد کلاونچوی نے اپنیکتاب کو مختصر اور جامع بنانے کے لیے پوری کوشش کی ہے۔اس کتاب سے متعلق مصنف خود لکھتے ہیں:

> ''آپﷺ دیاں عادتاں کیویں ہن،تے آپﷺ دا اٹھن بیٹھن تے طور طریق کیا ھا۔اے سب کجھ ایس کتاب وچ ہن''[9]

نام کتاب شانِ حضور ﷺ عرف کملی والا

نام مصنف حکیم عبداللطیف عارف

صفحات 296

سن اشاعت 1978ھ

ناشر ملک دین محمد اینڈ سنز لاہور

قیامِ پاکستان سے پہلے نظم نثر میں چھپنے والی کتاب ''شانِ حضور ﷺ عرف کملی والا'' حکیم عبداللطیف عارف کی مایہ ناز تصنیف ہے۔ **20x30/8** سائز 296 صفحات کی یہ کتاب 1343ھ میں خیر البشر ﷺ کے تاریخی نام کے ساتھ امرتسر سے شائع ہوئی۔ اس کے بعد اس کے کئی ایڈیشن شایع ہوتے رہے۔ مثلا دوسرا ایڈیشن سید غلام نیرنگ نے 1343ھ میں گجرات سے چھپوایا۔ تیسرا ایڈیشن 1365 میں پھر گجرات سے ہی شایع ہوا۔ کتاب کی مقبولیت کی وجہ سے چوتھا

اور پانچواں ایڈیشن 1373ھ میں ملک دین محمد اینڈ سنز والوں نے لاہور سے شائع کیا اور چھٹا ایڈ یشن بھی اسی ادارے نے 1398ھ میں لاہور سے شائع کیا۔ یہ کتاب پنجابی نصاب میں شامل رہی۔ کتاب کے مطالعہ ایسا لگتا ہے کہ عارف کے مطالعہ میں سیوانگھ امرتسری کی کتاب بھی رہی ہے۔ ایک لحاظ سے یہ کتاب اس کتاب کا جواب بھی ہے، اس لئے انہوں نے شروع میں ہی لکھا ہے کہ:

’’اگے شاعراں ذکر سرکار اندر گلاں حد تھیں ودھ سنائیاں نیں!

پر میں اصل تھیں دور نہیں جان جوگا پتے باجھ دشوار پتیائیاں نیں‘‘[10]

نام کتاب حضور ﷺ دی حیاتی

نام مصنف سمیع اللہ قریشی

صفحات 40

سن اشاعت اگست1980ء

ناشر پاکستان پنجابی ادبی بورڈ لاہور

سمیع اللہ قریشی پنجابی ادب میں مشہور مصنف ہیں۔ اِن کی کتاب ’’حضورﷺ دی حیاتی‘‘ جو کہ بچوں کے لیے لکھی گئی ہے۔ اگست 1980ء میں پہلی بار دو ہزار کی تعداد میں پاکستان پنجابی ادبی بورڈ لاہور نے چھاپی۔اور اس کتاب کی تیاری اور لکھائی کے لیے ڈاکٹر نذیر احمد، سجاد حیدر اور محمد آصف خاں نے اپنی خدمات پیش کی ہیں۔ اس کتاب کے کل 40 صفحات ہیں اور بہت رواں اور آسان پنجابی میں لکھی گئی ہے تا کہ بچے اس کتاب کو آسانی سے پڑھ لیں۔ ادارے نے دیباچے میں حکومتِ پاکستان کی پنجابی ادب کے لیے خدمتوں کا اعتراف اور شکریہ ادا کیا ہے لکھتے ہیں کہ:

’’ہمیں امید ہے کہ ان کتابوں کے پڑھنے سے پڑھنے والوں کے علم میں اضافہ ہو گا۔صرف یہی نہیں ان کتابوں کے آخر میں پرچی سوجھ سیانپ انکی زندگی کی راہوں کو روشن کرے گا۔ اگلے صفحات میں بچیوں کے لیے مختصر سیرتِ رسول ﷺ کے لفظ بہ لفظ مصنف کی معلومات کا آئینہ پیش کیاجارہا ہے۔اس کتاب کے مطالعے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ پنجابی سیرت نگاری میں بہت سے مصنفوں نے اپنی سوچ کا قبلہ کعبہ مغربی مصنفوں پر ان سے متاثر ہونے والوں پر ڈال دیا ہے۔ جس طرح سیوا سنگھ امرتسری " حضرت محمد صاحب" میں غارِ حرا کا واقعہ کھول کر نہیں بتاتے اور حضور ﷺ کی زبانی ہی مکالمہ سناتے ہیں اسی طرح جب اس کتاب کے مصنف حضور ﷺ کے غارِ حرا کا تذکرہ کرتے ہیں اور فرشتوں کے آنے کا ذکر کرتے ہوئے بات کو براہ راست حضور ﷺ کے ڈر کے مکے جانے کے واقعہ کو لکھتے ہیں جب کہ سیرت نگاری میں مصنفوں نے غارِ حرا کا تذکرہ کرتے ہوئے غار میں فرشتے کی آمد اور اقرا کے نزول کا تذکرہ پہلے لکھا ہے اور پھر گھر آکے

حضور ﷺ کے حضرت خدیجہ ؓ کے ساتھ مکالمے کا حال بیان کیا ہے۔ مصنف نے غارِ حرا میں وحی کے نزول کا واقعہ اس طرح لکھا ہے ''[11]

نام کتاب حضور ﷺ پر نور

نام مصنف سیّد اختر جعفری

صفحات 79

سن اشاعت 1981ء

ناشر عزیز پبلشرز اُردو بازار لاہور

سیّد اختر جعفری نے بچیوں کی معلومات کے لیے 1980ء میں 79 صفحات کی ایک مختصر سیرتِ رسولﷺ لکھی جو 1981ء میں عزیز پبلشرز اُردو بازار لاہور سے چھاپی گئی۔ اس کتاب کو پاکستان نیشنل بُک کونسل کراچی کی طرف سے خصوصی انعام سے بھی نوازا گیا ہے۔اس کتاب کی "بسم اللہ" حفیظ تائب نے چار صفحات پر لکھی ہے۔ انتساب مصنف نے اپنے بڑے بھائی سیّد خورشید السلام مرحوم کے نام کیا ہے اور مصنف نے اپنی طرف سے ''اپنی گل'' کے نام سے لکھتے ہوئے اس کتاب کا سبب تصنیف اس طرح لکھا ہےکہ پنجابی میں رسول اکرم ﷺ کی سیرت ِ پاک کی بہت ساری منظوم کتابیں مل جاتی ہیں جن میں سےچار معیاری کتابوں سے میں نے بھی اس کتاب ۔حضورپُر نور ﷺ کی لکھتے وقت استفادہ کیا لیکن اُن میں بہت ساری ایسی کتابیں ہیں جن میں حالات اور واقعات کی صحت کا بالکل بھی خیال نہیں رکھا گیا۔صرف رسولِ کریمﷺ کے ساتھ بے انتہا محبت اور عقیدت پارسائی جیسے واقعات آپؐ کی ذاتِ بابرکت سے ساتھ منسوب کر دیے ہیں جن کا آپ ؐ کی ذاتِ اقدس سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی وہ واقعات تاریخی اعتبار سے صحیح ہیں۔ایسی کچھ کتابوں میں رسولِ کریمﷺ اور جبرائیل علیہ السلام و چکار مکالمے بھی درج ہیں۔خاص طور پر غارِ حرا اور معراج شریف کے موقع پر یہ مکالمے طوالت اختیار کر جاتے ہیں۔ سیرت پاک کی انہی منظوم کتابوں سے خالص پنجابی نثر میں تین کتابیں لکھی ہوئی ملتی ہیں:

1. ڈاکٹر فقیر محمد فقیر کی ''پنج ہادی''
2. حبیب اللہ فاروقی کی ''نبیاں دا سردار''
3. عبدالکریم ثمر کی ''سچی سرکار''

لیکن ان میں کوئی کتاب بھی بچوں کے لیے نہیں لکھی گئی۔ مزید ان کتابوں میں کئی جگھوں پر مصنفوں نے ایسا مشکل اُسلوب اختیار کیا ہے کہ اچھے خاصے پڑھے لکھے بندے کو بھی کچھ سمجھ نہیں آتی۔اس لیے مجھے پنجابی نثر میں ایک ایسی سیرتِ پاک کی کتاب لکھنے کی ضرورت محسوس ہوئی جس میں پنجابی سمجھنے اور پڑھنے والی بچوں کے ساتھ ساتھ تعلیمِ بالغاں حاصل کرنے والوں کی علمی استعداد کو بھی سر آنکھوں پر رکھا جائے۔ اس لیے "حضورﷺ پُر نور " میں رسول کریمﷺ کی پاک سیرت کے اہم واقعات عام فہم زبان اور آسان طریقے سے بیان کیے گئے ہیں۔[12]

اختر جعفری کی دی ہوئی رائے اپنی جگہ درست ہےکہ اس سے پہلے سیرت کی کوئی کتاب پنجابی

نثر میں نہیں لکھی گئی، لیکن اُن کا یہ کہنا ہے کہ اس سے پہلے دو مصنفوں نے کئی جگہوں پر مشکل اُسلوب اختیار کیا ہے اور پڑھے لکھے بندے کی سمجھ میں بھی نہیں آتا۔ کیونکہ زبان و بیان کے اعتبار سے ہم ان کتابوں پر بحث کر چکے ہیں سیّد اختر جعفری نے یہ کتاب اپنی طرف سے بہت احتیاط سے لکھنے کی کوشش کی ہے اور بہت حد تک وہ اپنی اس کوشش میں کامیاب بھی رہے ہیں۔ لیکن کہیں نہ کہیں جزوی غلطیاں اس کتاب میں موجود ہیں۔

نام کتاب اُمت دا والیؐ "حضرت محمد ﷺ"

نام مصنف حمید اللہ شاہ ہاشمی

صفحات 144

سن اشاعت 1981ء

ناشر پنجابی مجلس فیصل آباد

حمید اللہ ہاشمی کی لکھی ہوئی مختصر سیرتِ رسول ؐ ''اُمت دا والیؐ'' مختصر کتب سیرت میں ایک معیاری اور تحقیقی اعتبار سے بہت اہم کتاب ہے۔ مصنف کو ایسا کوئی دعوی نہیں کہ اس نے یہ کتاب نصابی ضرورتوں کے لیے لکھی لیکن حقیقتیہ ہے کہ یہ ایک بہت کامیاب اور نصابی نقطہ نظر سے بہت اچھی تصنیف ہے۔مصنف نے اختلافی مسائل کے بارے میں خاموشی اختیار کرنے کی بجائے اختلافی روائیات سے بڑی محنت کے ساتھ جمع کیا ہے اور مناسب موقعوں پر نقشے بھی دیے ہیں۔ سیرتِ رسول ؐ کے کسی اہم اور خصوصی واقعے کی طرف غفلت کا ثبوت نہیں دیا۔ لیکن مجموعی طور پریہ کتاب جہاں مصنف کی بڑی عقیدت کا پھل ہے، اس کے ساتھ ساتھ مصنف کی ہوش مندی اور وسیع معلومات کا ثبوت بھی ہےیہ کتاب 30 محرم الحرام 1402 ھ بمطابق 28 نومبر 1981 ء میں محمد ابراہیم نے پنجابی مجلس فیصل آباد کی طرف سے شائع کی ہے۔اس کے کل صفحے 144 ہیں اور کتاب کا پورا نام ''اُمت دا والیؐ" حضرت محمد ﷺ" رکھا گیا ہے۔مصنف اپنی اس کتاب کا انتساب "نذرانہ" کے عنوان سے یوں لکھتے ہیں:

> ''سوہنیاں تے اوچیاں شاناں والے رب دے حبیبﷺ دے ناں جیہناں دا ذکر رب نے حشر دیہاڑے تیکر اُچا رکھنا ایں''[13]

نام کتاب کونین دا والیؐ

نام مصنف ڈاکٹر مہر عبد الحق

صفحات 179

سن اشاعت 1982ء

ناشر سرائیکی ادبی بورڈ حسن پروانہ روڈ ملتان

یہ کتاب پہلی بار 1982ء میں سرائیکی ادبی بورڈ حسن پروانہ روڈ ملتان سے شائع ہوئی۔ اس کتاب کے ناشر سیّد مظفر اقبال ہیں۔ یہ کتاب 179 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب سے پہلے خاص اسلامی نقطہ نظر سے ان کا کیا ہوا سرائیکی ترجمہ قرآن اُنکی تحقیقی صلاحیتوں کا اظہار تھا اور پھر اس کے بعد ''کونین دا والیؐ'' نے ان کی شہرت اور مقبولیت میں اور اضافہ کیا۔مصنف نے اس کتاب کو جدید شعوری مسائل اور فکری تسلسل کے ساتھ جوڑ کے جدید زندگی کے مسائل کا حل پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن اس جدیدیت کی کوشش میں ڈاکٹر صاحب سے کچھ ودھیکی ہوگئی ہے۔مصنف نے اس کتاب کو 18 حصوں میں تقسیم کیا ہے۔''کونین دا والیؐ" کی اصل خوبی جدید ماحول میں حضور ﷺ کی زندگی کا زمانی تجزیہ اور آپؐ کی وہ جدوجہد ہے جو خاص طور پر عرب وسیب میں ایک نئی اور اُبھرتی ہوئی تبدیلی لائی۔ مصنف کی پوری توجہ حضورﷺ کے برپا کیے ہوئے سماجی انقلاب پر مرکوز ہے۔ ان کا انداز بعض جگہوں پر ایسےتھا جیسے وہ کسی جنرل یا ماوزے تنگ کی طرح ریفار مرکے حالات لکھ رہے ہوں۔ واقعہ معراج کا حوالہ دیتے ہوئے مصنف نے لکھا ہے:

''جیکوں رحمۃ اللعالمینﷺ دا اعلیٰ تے منفرد مقام ہووے اُتے جیندی رفاقت وچ اللہ قاب قوسین کنوں وی زیادہ قریب ہووے او چھڑی آواز ڈے کے نہیں کیہہ سکدا''[14]

مصنف کے اس انداز نے نئی نسل کی سوچوں کو اجلا کیا ہے اور ایک روحانی اور مذہبی شخصیت کے خاص سماجی اور انقلابی کردار کی وضاحت میں اپنا پورا زور لگا دیا ہے اور ایسی کوئی بات نہیں کی جو عقلی اور منطقی حدودوں سے باہر ہو۔ لیکن سیرت کے مطالعے مینیہ بات ضروری نہیں کہ ہر بات منطق کے اصولوں پر پورا اترے۔ کیونکہ ایک بات کو اگر منطقی اصولوں کے مطابق نہ بھی سمجھا سکے پھر بھی اگر وہ بات سیرت کا حصہ ہے تو پورے اعتماد کے ساتھ سیرت نگار کو بیان کرنی چاہیے۔

نام کتاب حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا دالالؐ

نام مصنف غالیہ فروغ احمد

صفحات 64

سن اشاعت جولائی1984ء

ناشر چشتی کتاب خانہ جھنگ بازار فیصل آباد

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہ دالال ایک مختصر سیرت الرسول ہے جو مصنفہ غالیہ فروغ احمد نے احساس اور عقیدت دونوں جذبوں کے ساتھ بڑے من موہنے انداز میں بچوں کے لیے لکھی ہے۔یہ کتاب چشتی کتاب خانہ جھنگ بازار فیصل آباد سے جولائی 1984ء میں شائع ہوئی ہے۔اس کتاب کو چھاپنے والوں میں ادارہ شرقیہ پاکستان کا نام بی شامل ہے۔ درحقیقت اس کتاب کی تصنیف اور اشاعت کے اصل محرک فیصل آباد کے نعت گو شاعر صائم چشتی ہیں۔مصنفہ نے لکھا ہے:

''پنجابی زبان لکھاں تے کروڑاں پنجاب دے رہن والیاں دی کتاب اے ،ایہدے وچ

تھوڑیاں جیہیاں اچیاں تے سچیاں کتاباں نوں وکھ علمی،ادبی تے دینی لٹریچر کھٹ
پایا جاندا اے خاص طور تے بچیاں واسطے سیرت دے موضوع تے پنجابی دی کوئی
وی کتاب نہیں لبھدی''[15]

غالیہ کیپہ 64 صفحوں کی مختصر سی کتاب بظاہر بہت عام ہے اور اسکو پڑھ کے محسوس ہوتا ہے کہ مصنفہ نے کتاب لکھنے سے پہلے بچوں کے لیے لکھی گئی اہم سیرت ''حضرت پُرنور'' از سیّد اختر جعفری کو نہیں پڑھا۔ حضور ﷺ پُرنور جو کہ 1981ء کی اشاعت ہے کو نہ پڑھنا ان کی لاعلمی کا اظہار ہے۔

نام کتاب سیرت حضور ﷺ دی

نام مصنف محمد اقبال نجمی

صفحات 135

سن اشاعت 1985ء

ناشر فروغِ ادب اکادمی گوجرانولہ

''سیرت حضورﷺدی''پنجابی کے کثیر التصانیف شاعر محمد اقبال نجمیؒ کی تصنیف ہے جو فروغ ادب اکادمی گوجرانولہ سے 1985ء میں شائع ہوئی۔یہ ایک مختصر سیرتِ رسولؐ ہے۔ جس کی ضخامت 135 صفحوں پر خاص طور پر بچوں کے لیے لکھی گئی ہے۔ یہ بچوں کے لیے لکھی گئی واحد سیرت ہے جس میں حضور ﷺ کا بچوں کے ساتھ پیار اور شفقت اجاگر کیا گیا ہے۔ اور کوئی ایسی بات اس کتاب میں نہیں جو کتاب و سنت کے خلاف ہو۔ اس لحاظ سے اس کتاب کو بچوں کے لیے ایک مستند سیرت کہنا چاہیے کیونکہ اسکے واقعات، اندازِ بیان اور طریقِ استدلال میں بچوں کے ادبی مسائل اور ابلاغ کے معملات کو بھی سامنے رکھا گیا ہے۔اس کتاب کا انتساب''چڑھاوا'' کے عنوان سے مصنف لکھتے ہیں:

''اوس ویلے دے ناں جدوں جہالت دے انھیرے وِچ محمدﷺ دا نور پُھٹیا''[16]

مصنف نے اختصار کی کوشش میں کوئی اہم واقعہ حذف نہیں کیا اور نہ ہی مصنف کسی جگہ پر جلد بازی کا شکار نظر آتا ہے۔ کتاب اول سے آخر تک دلچسپی قائم رکھتی ہے اور باوجود مصنف کے بعض جگھوں پر کشمیری لہجے کی کتاب کی سلاست متاثر نہیں ہوئی۔

نام کتاب مکی مدنی ماھیؐ

نام مصنف قدر آفاقی

سن اشاعت 1985ء

ناشر اُردو پنجابی مرکز سمن آباد لاہور

مکی مدنی ماھی ؐ پنجابی زبان میں اب تک سب سے بڑی ضخیم کتاب ہے۔ اس کتاب کی پیشانی پرپنجابی نثر میں مستند ترین سیرت نبوی ؐ لکھا گیا ہے اور یہ مبالغہ بھی نہیں کیونکہ مصنف نے اختلافی مسائل کی طرف رجوع ہی نہیں کیا اور جو معاملات اختلافی ہیں ان کے بارے میں مختلف روائیتوں کو اکھٹا کر کے پڑھنے والے کو فیصلہ کرنے کی دعوت دی ہے۔ یہ کتاب پہلی بار ایک ہزار کی تعداد میں صفر المظفر 1404 ھ بمطابق اکتوبر 1985ء میں "اُردو پنجابی مرکز" سمن آباد لاہور سے شائع ہوئی ہے اور اس کے ناشر محمد شاہد بشیر ہیں۔ کتاب کا انتساب مصنف نے اپنے پیر طریقت میاں غلام اللہ المعروف حضرت ثانی ؒ صاحب کے نام کرنے کے بعد اس انتساب میں حضرت میاں شبیر محمد ؒ صاحب شوق پوری کا نام بھی شامل کیا اور پھر کتاب کی بارگاہِ رسالت ؐ میں قبولیت کے لیے عام لوگوں میں ہر دلعزیزی کی دعا بھی کی ہے۔ کتاب کی ابتدا میں حمد، نعت کے بعد مصنف نے حضرت میاں شبیرؒ محمد صاحب شرقپوری کی اور بعد میں اپنے پیر طریقت کی مدح لکھی ہے۔اس کے بعد مضمونوں کی فہرست شامل ہے۔ اسکے بعد سیّد اختر کی طرف سے تعریفی نوٹ شامل کیا گیا ہے اور اس کے بعد "عرضِ مؤلف " اُردو زبان میں لکھا ہے اور اس کی وجہ مصنف کے نزدیکیہ ہے کہ

> ’’قومی اور صوبائی زبانوں کو ایک دوسرے کے اور زیادہ نزدیک ہونا چاہیے اور لسانی تعصب کسی بھی طریقے سے مسلمانوں کو زیب نہیں دیتا‘‘[17]

نام کتاب مدنی مٹھا من ٹھار

نام مصنف سجاد حیدر پرویز

صفحات 200

سن اشاعت 1988ء

ناشر سرائیکی ادب تحریک پاکستان

سجاد حیدر پرویز کی لکھی ہوئی سیرتِ رسول ؐ ’’مدنی مٹھا من ٹھار‘‘سرائیکی ادب تحریک پاکستان کی طرف سے 1407ء بمطابق 1988ء کو دو سو (200) صفحات کی ضخامت سے شائع ہوئی۔ مصنف نے لکھائی کو اعتباری بنانے کے لیے اس کتاب کے شروع میں کچھ باحیثیت لوگوں کی آراء بھی شامل کی ہےجن میں مولانا نور احمد فریدی، علامہ محمد اعظم سعیدی، جسٹس محمد منیر خاں چغتائی، پروفیسر محسن حیات خاں اثر اور پروفیسر فرحت نواز شامل ہیں۔" مدنیؐ مٹھا من ٹھار" سرائیکی لہجے میں درحقیقت باقاعدہ طور پر پہلی سیرتِ رسول ؐ تسلیم کی جانی چاہیے کیونکہ اِسے لکھتےوقت مصنف نے صرف بچوں کو ہی پیش نظر نہیں رکھا بلکہ دیہاتی لوگوں کی علمی ضرورتوں کو بھی پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔مصنف لکھتا ہے:

> ’’سیرت دے پڑھن تے لکھن دا اک اہم مقصد ایہہ وی اے کہ حضور ﷺ دی اوس طریق دی پیروی کیتی جاوے جس دے مطابق نوع انسانی دی فلاح ہوسکدی اے‘‘[18]

نام کتاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نام مصنف محمد سعید

صفحات 314

سن اشاعت 1990ء

ناشر عتیق پبلشنگ ہاؤس لاہور

اس کتاب کا زیادہ حصہ ''سیرتِ رسول ؐ'' سے متعلق ہے۔ لیکنیہ کتاب ''سیرت ِ رسول ؐ'' کے مروجہ سوانحی اور تاریخی اُصولوں سے علیحدہ ایک آمنے سامنے بات چیت کی طرح ہے۔جس میں ایک عام سی گلّی میں ایک مولوی صاحب رہتے ہیں اور وہ گاؤں میں دوسرے لوگوں میں فقر توکل اور خدا خوفی کی علامت کی طرح ہیں اور لوگ ان کے پاس آکر بیٹھ جاتے ہیں اور دین کی بات کرتے اور سنتے ہیں۔ مولوی صاحب کا کردار بہت ڈرامائی ہے کیونکہ وہ ہر معاملے میں پکے اور مکمل اترتے ہیں۔ گاؤں کا ہر بندہ ان کی عزت کرتا ہے۔وہ عالم بھی ہیں اور قرآنِ حکم کے ساتھ عشق کرنے میں بھی گاؤں میں سب سے بہتر ہیں۔لیکن پھر بھی ان کی انکساری عاجزی پر لوگوں کی خدمات کا جذبہ ہر معاملے میں لوگوں کے لیے قابلِ تقلید اور قابلِ قدر ہے۔مولوی صاحب کا کردار بنیادی حیثیت رکھتا ہے اور باقی کردار حکیم، شیخ، مستری، میاں وغیرہ معاشرے (خاص طور پر پنڈ رھتل) کے امیر گریب اور متوسط طبقوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ مطلب یہ کہ طبقاتی نفرت کسی اور معاملے میں ہو تو ہو لیکن مذہب کی محبت میں اس رھتل کے لوگ ایک برابر حصہ رکھتے ہیں۔

اس کتاب کے مصنف محمد سعید نے اپنے باطن کا ہی ایک نام مولوی عبدالحق چُنا ہے جو دوسروں کے ساتھ میٹھی میٹھی باتیں کرتے ہیں اور حضور ﷺ کی محبت اور ذکرِ اذکار مسلسل کرتے ہی رہتے ہیں۔ رھتل سیلا کوٹی بتائی گئی ہے ، زبان لاہور کی لکھی ہوئی ہے اور سماجی منظ نامہ پورے برصغیر کا نظر آتا ہے جس میں رنگ، مذہب، ملت سے ہٹ کر انسانیت کی سطح پر حضور ﷺ کی محبت کا چراغ روشن کیا گیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ حضور ﷺ کی کہانی کسی بھی انسان کے کان تک پہنچے اور جب تک انسان عام انسانی قدروں کے حوالے سے بھی حضور ﷺ کی زندگی کو بھی دیکھے گا، مرحبا ہی کہے گا۔کتاب کے ناشر فرزانہ بخاری اور ارم خاں نے بہت ہی شایان شان طریقے سے اچھی کتابت طباعت اور جلد کی کوشش کر کے 1990 میں عثیق پبلشنگ ہاؤس لاہور سے یہ کتاب شائع کی ہے اور اسکی ضخامت 314 صفحات ہیں۔اس کتاب کے مختصر دیباچے میں " کچھ اس کتاب کے بارے میں" کے نام سے اس بات کا اظہار کیا گیا ہے کہ :

> ''ایہہ کتاب کوئی روایتی سیرت دی کتاب نہیں۔ایس واسطے ایس کتاب دا جائزہ سرناویاں دے حوالے نال نہیں لیتا جاسکدا کیونکہ نہ تے سرناوین تیں تے نا ای تاریخی تے سوانحی انداز،ایس واسطے ایہہ گل سامنے رہنی چاہیدی اے کہ ایہہ اک آپسی مکالمہ اے''[19]

اس مکالمہ کی اصل خوبی مصنف کا طرزِ بیان ہے۔ اس کتاب کا ہر باب دراصل ایک نشست ہےجس میں جتنی بات ہوتی ہے یا ہوجاتی ہے اس کے بعد السلام علیکم اور وعلیکم السلام انشاء اللہ کل پھر، اس طرح ہر نشست کی ابتداء گاؤں کے لوگوں کی سلام دُعا ، کام کاج کے بیان سے ہوتی ہے۔ کوئی دوست آگے آجاتا ہے تو کوئی پیچھے۔ شاندار محفل جم جاتی ہے اور مولوی صاحب کا کہانی کہنے کا دلچسپ اور زبان و بیان کی خوبیوں سے بھرا ہو انداز ہے۔ اس لیے جیسے جیسے کتاب پڑھتے جاؤ دلچسپی برقرار رہتی ہے اور ایک خاص رھتل اور ماحول میں لوگوں کے ساتھ زندہ رہنے کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ سادگی اور خلوص بتایا ہے اور پینڈو رھتل کی لعنتیں، شک، کرودھ، دشمنی اور جہالت کی نفی کی ہے۔اس کتاب میں مصنف نے عری ریزی اور عشق سے ایک جہاں آباد کیا ہے اول سے آخر تک مصنف نے نہ حوصلہ چھوڑا ہے اور نہ ہی کاہلی پائی ہے اور جس مہر محبت پریم اور شگفتگی کے ساتھ کتاب شروع کی ہے اسی خلوص، اعتماد، احساس اور صبر شکر کے ساتھ کتاب کو ختم کیا ہے ۔ مصنف دنیا اور دین دونوں کا شناسا ہے اور کافی تجربہ کار ہے ۔ انہوں نے نہ زمانی اور مکانی حیثیت اوجھل ہونے دی ہے اور نہ ہی زبان بیان کے قاعدے بگاڑے ہیں۔

نام کتاب سب توں وڈے انسان

نام مصنف حکیم محمد سعید

صفحات 52

سن اشاعت 1991ء

ناشر ہمدرد دفاؤنڈیشن کراچی

چھوٹے سائز پر 52 صفحات کی سیرتیہ ایک چھوٹی سی کتاب حکیم محمد سعید نے مرتب کی ہے جو ہمدرد دفاؤنڈیشن کراچی سے 1991ء میں چھاپی گئی۔ یہ کتاب بنیادی طور پر بچوں کے لیے لکھی گئی ہے اور اس کا سب سے بڑا مقصد بچوں کو حضورﷺ کی پوری زندگی سے واقف کروانا ہے۔ خواہ ہماری نئی نسل کا مستقبل روشن ہو سکے۔ حکیم صاحب لکھتے ہیں:

> ’’خاص طور پر اب کے وقت ہمارا فرض ہے کہ ہم اس حیاتی کا زیادہ سے زیادہ کریں جسے نمونہ مان کر دنیا کو امن اور سکون مل سکتا ہے۔ لڑائی اور جھگڑا ختم ہو سکتا ہے اور خوشی اور خوشحالی کی لہریں دوڑ سکتی ہیں‘‘[20]

حکیم صاحب نے کیونکریہ سیرت بچوں کے لیے لکھی ہے اس لیےیقینی بات ہے کہ صرف وہ واقعات ہی چُنے ہیں جو بچوں کی عمر اور سمجھ کے مطابق ہوں۔ چنانچہ اس کتاب کو ہم مکمل سیرت نہیں کہہ سکتے۔

نام کتاب چن عربوں چڑھیا

نام مصنف سلیم خان گمّی

سن اشاعت 1993ء

ناشر سنگ میل پبلی کیشنز لاہور

سیرت کییہ کتاب بظاہر مختصر نظر نہیں آتی لیکن حقیقت میں یہ بھی ایک مختصر سیرتِ رسول ؐ ہے اور عموماً انہی واقعات کا ہی احاطہ کرتی ہے جن کا احاطہ دوسرے سیرت نگاروں نے کیا ہے۔ لیکن اس میں سلیم خان گمی نے جگہ جگہ حکیمانہ استدلال کرکے اس کی ضخامت کو اور تحقیقیمعیار کو بڑھایا ہے۔ اس کتاب کی اہم خصوصیات میں:

1. سیرت نگاروں کا مختصر تذکرہ شامل کرنا۔
2. جزیات کو سلیقے اور اختصار سے تحریر کرنا۔
3. عربی اور اُردو سیرت نگاروں کی روائیتوں کا تقابل کرنا۔
4. زبان کی درستگی اور سلاست کا خاص خیال رکھنا ۔
5. اپنی ذاتی تحقیق کو بلا جھجھک لکھنا۔
6. جلد بازی سے پرہیز کرنا۔
7. اسما ء الرجال کو جگہ جگہ مختصر طور پر استعمال کرنا۔
8. سوہنے بیان کے ساتھ عقیدت کے پھول کھڑے کرنا وغیرہ اس کتاب کی بنیادی خوبیاں ہیں۔

اس کتاب کا پہلا ایڈیشن بلوچستان کے ادب فروغ سدا بہار شہر کوئٹہ سے’’قلات پبلشرز ‘‘ کی طرف سے زمرد حسین نے 1982 ء میں شائع کیا تھا۔ اس پہلے ایڈیشن میں نقشے اور کتابیات شامل ہیں۔ دوسرا ایڈیشن پاکستان کے شہر لاہور سے 1993 ء میں نیاز احمد نے سنگ میل پبلی کیشنز کی طرف سے ایک ہزار کی تعداد میں بہت اچھی چھپائی اور کاغذ کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس دوسرے ایڈیشن میں نقشے اور کتابیات شامل نہیں۔ دوسرے ایڈیشن میں نویں اشاعت کا دیباچہ شامل نہیں کیا گیا ہے "وگدی ندی" کے خدوخال کے ساتھ شامل کیا ہے جو ڈاکٹر امان اللہ خان نے 1982 ء میں پہلے ایڈیشن کے لیے لکھا تھا۔ پہلے اور دوسرے ایڈیشن میں فہرست شامل نہیں کی گئی۔ سیرت رسولﷺ کے لئے مصنف اپنے جزبات کا اظہار ان الفاظ میں کرتا ہے:

> ’’حضورﷺ دے سیرت پاک تے توجہ کیوں دتی جاوے؟ایس سادہ سوال دا جواب اینا سادہ نہیں۔ابطالِ عالم دیاں سیرتاں لکھیاں گئیاں نیں تے ہمیشہ لکھیاں جان گئیاں۔پرحضورﷺ صرف بطلِ عالم ای نہیں سن اوہ بطلِ عالمین ہوندے ہوئے وی اک وڈی شخصیت تے بے پایاں اہمیت دے بطل سن‘‘[21]

نام کتاب جہاناں دی رحمت

نام مصنف پروفیسر بہاء الحق عارف

صفحات 192

سن اشاعت 1994ء

ناشر سیٹھ آدم جی عبداللہ تاجر کتب نو لکھا بازار لاہور

یہ کتاب پروفیسر بہاء الحق عارف کی تصنیف ہے۔ جو سیٹھ آدم جی عبداللہ تاجر کتب نو لکھا بازار لاہور سے اکتوبر 1994ء میں شائع ہوئی۔اس کتاب کے ابتدائی صفحات میں تبصرے لکھے گئے ہیں مثلاً:

> ’’192 صفحات کی اس کتاب کے شروع میں حضور ﷺ کا شجرہ نسب حضرت ابراہیم علیہ السلام تک لکھا ہوا ہے۔ لیکن اس کی کوئی سند پیش نہیں کی گئی۔ اس کے بعد حضور ﷺ کی ازواج مطہرات، چچا، صاحبزادیاں، پھپھیاں،نواسیاں اور خلفائے راشدین کے نام دیے گئے ہیں۔ صفحہ نمبر 12 پر کاتبانِ وحی کے نام اور صفحہ نمبر14-13 پر حضورﷺ کی زندگی میں ہونے والے واقعات کی اسلامی اور انگریزی تواریخ اور ساتھ حضور ﷺ کی عمر مبارک کا چارٹ پیش کیا گیا ہے‘‘[22]

نام کتاب خزینہ رسالت ﷺ

نام مصنف جبین گل ریاض

سن اشاعت 1994ء

ناشر اقبال بک کارنر مین مارکیٹ گلبرگ لاہور

سیرت کیبہ کتاب جبیں گل ریاض کی تصنیف ہے جو 1994ء میں سے شائع ہوئی۔ پیش لفظ فخر زمان نے لکھا ہے۔ شروع میں نعت اور حمد شامل کی گئی ہے۔ عرض حال کے نام پتہ کے ساتھ مصنف نے صفحہ نمبر 9 پر یہ بات کی ہے اور لکھا ہے کہ پنجابی اس کی مادری زبان ضرور ہے لیکن اس نے کبھی پنجابی پڑھی لکھی نہیں۔ اس لیے اس کی پہلی کوشش میں اگر کوئی غلطی رہ جائے تو پڑھنے والے معاف کردیں۔صفحہ نمبر 11 سے باقاعدہ کتاب کا آغاز ہوتا ہے۔ کتاب کہانی (افسانے) کے روپ میں نہایت آسان زبان میں اس طرح لکھی گئی ہے جیسے بچوں کو پاس بٹھا کر کہانی سنا دی ہے۔بنیادی طور پر یہ کتاب درمیانی عمر کے بچوں کے لیے لکھی گئی محسوس ہوتی ہے۔باب در یتیم سے اقتباس کی صورت اس کتاب کا انداز بیاں نقل کیا جاتا ہے:

> ’’اوس دُرِ یتیم دے دنیا اوتے آن دا وقت نیڑے آگیا جیہنے یتیم دے سر ہتھ رکھنا سی۔جیہنے اپنا دکھ بھل کے دنیا دا غم ونڈایا سی۔جینے دھیاں بھیناں دا مان ودھانا سی تے ماواں تے پیراں تھلے جنت دی بشارت دینی سی‘‘[23]

نام کتاب محبوب ربّ دا

نام مصنف محمد رمضان طالب

صفحات 119

سن اشاعت 1994ء

ناشر فرید سرائیکی سنگت، ڈیرہ غازی خاں

یہ سرائیکی لہجے میں لکھی گئی سیرت پاک کی کتابہے۔ جو محمد رمضان طالب کی تصنیف ہے اور فرید سرائیکی سنگت بلاک نمبر 48 ، ڈیرہ غازی خاں سے 1994ء میں چھپی ہے۔ 216 صفحات کی اس کتاب کو 119 عنوانات کے تحت تقسیم کیا گیا ہے۔کتاب سے لیا گیا اقتباس درج ذیل ہے:

’’ساڈے پیارے نبیﷺ دے اعلان نبوت دے بعد اٹھیں چرانوں والے بدو صرف تریوی (23) سال دے عرصے وچ عزت تے تکریم والے بن گئے‘‘[24]

نام کتاب نبی پاکؐ دے معجزے

نام مصنف ڈاکٹر سیّد اختر جعفری

صفحات 112

سن اشاعت 1995ء

ناشر مین مارکیٹ گلبرگ لاہور

ڈاکٹر سیّد اختر جعفری نے یہ کتاب خالصتاً حضور ﷺ کی عقیدت اور محبت کے تحت لکھی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ:

’’شاعروں نے رسول اکرمؐ حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی محبت اور عقیدت کا اظہار نعتوں کے ذریعے کیا اور نعت گوئی کو اپنی بخشش اور نجات کا ذریعہ بنایا۔اسی طرح نثر نگاروں نے آپؐ کی سیرت طیبہ کے بارے میں لکھ کر حشر کے دن آپؐ کی شفاعت اور اپنی مغفرت کا سامان اکھٹا کیا ہے۔ اس کتاب کی تصنیف اور تالیف مینیہ عقیدہ میرے دل میں لہریں مارتا رہا ہے بھائی اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کے صدقے میری ادنیٰ کوشش قبول فرمائے اور اگلے جہاں میں سرخرو فرمائے‘‘[25]

مصنف نے کتاب کے شروع میں کچھ چھوٹے عنوانات قائم یے ہیں اور ان کے تحت کچھ اپنے نظریات پیش کیے ہیں۔ ان عنوانات میں محبت، عقیدت، معجزہ ، معجزہ اور جادو میں فرق، معجزہ کی حقیقت، معجزے کی قسمیں، معجزے کامقصد، معجزہ اور زمانے کے حالات ، اجوکا سائنسی دور اور معجزات، نبوت کی نشانیاں، انسانیت کی معراج، وغیرہ شامل ہیں۔ ان سارے ناموں کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ اصل میں اس کتاب کا بھرپور دیباچہ ہیں جس میں سیرت نگاروں نے معجزات کی تاریخ، ضرورت اور اہمیت اجاگر کی ہے اور اپنی بات کو واضح اور مؤثر بنانے کے لیے قرآن مجید کی انہوں نے مختلف آیات کے حوالہ جات بھی دیے ہیں جس میں مختلف انبیاء کے معجزوں کا ذکر ہے۔اس طرح یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ حضورﷺ نے جو معجزے دکھائے ان کی روایت انبیاء سے چلتی آرہی تھی اور حضور ﷺ نے چھپے ہوئے راستوں کو سیدھی راہ دکھانے کا جو کارنامہ انجام دیا ہے

یہ بذات خود بھی ایک معجزہ اور نبوت کی دلیل تھی۔
سیرت نگار نے جن مستند کتابوں کو بطور ماخذ استعمال کیا ہے وہ یہ ہیں، النبی الخاتم از مناظر احسن گیلانی، بانگِ درا از علامہ اقبال، پیغمبر انسانیت از مولانا محمد جعفر پھلواری، پیکرِ جمیل از محمد حمید شاہد، تحفہ رسولیہ از میں محمد بخش، ذکر النبیؐ از بنتِ منظور حسین، رحمۃللعالمین جلد اوّاز سلیمان منصور پوری ، رسولِ رحمت از مولانا اُبوالکلام آزاد، رسولِ عربی اور عصرِ جدید از علامہ سیّد محمد اسماعیل ، رسول ِ اکرم ؐ کی حکمت عملی، انقلاب از اسد گیلانی، زاد المعیاد از علامہ ابنِ قیم ترجمہ رئیس احمد جعفری، سکِ مترا دی از حفیظ تائب ، سیرت النبی ؐ جلد اول دوم از شلی نعمانی، سیرتِ مصطفیٰ از مولانا عبدالعزیز، سیرتِ مصطفیٰ از علامہ عبد المصطفیٰؐ اعظمی، سرورِ عالم کے سفرِ مبارک از محمد کلیم ارائیں، سرورِ عالم از مولانا محمد صالح شوھد النبوۃ از عبد الرحمان جامی ، قرآن مجید مطبوعہ تاج کمپنی، محمد ؐ کی سرکار از سردار گوردت سنگھ، محمد رسول اللہ ؐ از آروی سی باڈلے ترجمہ محمد امین، مدحِ رسو لؐ از راغب مراد آبادی، مرقع نبوت از آغا اشرف، معارج النبوۃ از ملامعین واعظ کاشفی، معجزاتِ نبوی از شبلی نعمانی ، مکی مدنی ماھی از قدر آفاقی اور نقوش سیرت از ڈاکٹر طہٰ حسین۔

نام کتاب سرکار دی سیرت ﷺ

نام مصنف اظہر محمود

صفحات 112

سن اشاعت مئی1995ء

ناشر اختر کتاب گھر الکریم مارکیٹ آردو بازار لاہور

اس کتاب کی لکھائی چھپائی خوبصورت ہے۔ اس سال میں چھپنے والی کتابوں مینیہ کتاب اس لحاظ سے ایک منفرد کتاب ہے کہ اس میں حضور پاکﷺ کی زندگی مبارک کی حالات اور واقعات کو ہر سال علیحدہ کر کے 63 (تریسٹھ) حصوں میں بیان کیا گیا ہے۔ ہر حصے کا نام حضور پاک ﷺ کی زندگی پاک کی طرح رکھا گیا ہے۔ کتاب کی ابتدا حضور پاکﷺ کی ولادت سے کچھ روز قبل ہونے والے واقعے کے انجام سے ہوتی ہے۔مثلاً

> ’’پہلے حصے میں حضور پاک ﷺ کی ولادت، آپؐ کے خاندان کی خوشیاں، عقیقہ، حضورﷺ کی ولادت کے واقعے اور رونما ہونے والے معجزے، ثوبیہکی آزادی، حضرت دائی حلیمہ رضی اللہ عنہا سعدیہ کے سپرد ہونا، دوسرے اور تیسرے حصے میں شقِ صدر کے واقعے کے بارے میں اپنے واقعات کا اظہار کرتے ہوئے سید سلیمان ندوی کی رائے کو اہم قرار دیا ہے کہ اس واقعے کی کوئی اصل نہیں‘‘[26]

نام کتاب سوہنا محمد ﷺ۔ انساناں دا محسن تے رہبر

نام مصنف عابد حسین

صفحات 102

سن اشاعت 1995ء

ناشر فانوس پبلی کیشنز 62/54بینک روڈراولپنڈی

اس کتاب کے کُل تیرہ (13) باب ہیں۔ ہر باب کا الگ نام دیا گیا ہے۔ یہ نام اس طرح ہیں:

- باب نمبر 1 رسول اللہ دی زندگی انسانیت واسطے نمونہ ہدایت
- باب نمبر 2 سرکار دو عالم تے انسانیت دی بحالی
- باب نمبر 3 حضور ﷺ دی مبارک زندگی دی تقلید۔ ساڈی فلاح
- باب نمبر 4 حب رسول ﷺ دا صل طریقہ اطاعت رسولؐ
- باب نمبر 5 تعلیمات محمدی ؐ دا کمال تے اوہناں دی جامعیت
- باب نمبر 6 آنحضرت ﷺ دی تععلیمات دی فضیلت
- باب نمبر 7 آنحضرت ﷺ بطور انسانیت دے نجات دہندہ
- باب نمبر 8 محمد رسول ﷺ بطور محسنِ انسانیت
- باب نمبر 9 سرکار مدینہ سی زندگی پوری دنیا واسطے مینارِ نور
- باب نمبر 10 شریعتِ محمدی ؐ دنیا دا سب توں وڈا آئین
- باب نمبر 11 سرکارِ دو عالم مبلغ تے معلم
- باب نمبر 12 تعلیمات رسول ؐ تے سماگی اخلاقی قدراں
- باب نمبر 13 عشقِ رسولؐ تے اوس دے تقاضے

کتاب کا پیش لفظ سیرت نگار عابد حسین نے خود لکھا ہے۔ شایدیہی اُن کی پہلی کتاب ہے جو پنجابی میں نشر ہے۔ اس لیے املا کی بے شمار غلطیاں ہیں۔ ایسے لگتا ہے جیسے سیرت نگار کو خود بھی اس بات کا احساس ہےاس کا اعتراف انہوں نے خود اس طرح کیا ہے :

> ’’اس تحریر کو میں نے عام فہم اور روز مرہ کی بولی جانے والی آسان پنجابی (لہجے) میں لکھا ہے تا کہ اس کی سادہ سے سادہ بندے کو بھی سمجھ آجائے۔اور بیان کے اعتبار سے میں نے یہ کوشش کی ہے کہ پڑھنے والا جہاں سے مرضی شروع کر لے اس کے سامنے شانِ رسالت سلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہی الفاظ ہوں گے۔میریبیہانیہ درخواست ہے کہ اس کتاب کو پنجابی گرامر کے معیار پر نہ پَرکھا جائے بلکہ "موضوع " کے تناظر میں دیکھا جائے‘‘[27]

نام کتاب سیرت پاک محمدؐ دی

نام مصنفہسعیدہ رِشم

صفحات 126

سن اشاعت جولائی1995ء

ناشر ویمن رائٹنگ فورم فیصل آباد

یہ کتاب جولائی 1995ء میں ویمن رائٹنگ فورم فیصل آباد میں چھپی۔ 36/16 **X 23** سائز کی 126 صفحوں کیہہ کتاب سبز رنگ کے کاغذ پر بڑی عقیدت و احترام سے چھاپی گئی۔ کوشش یہی کی گئی کہ سیرتِ پاک کا کوئی اہم واقعہ بیان میں آنے سے رہ نہ جائے۔ بے شک مختصر انداز میںیہ لکھنا پڑا ضرور لکھا گیا ۔ مصنفہ لکھتی ہیں:

> ''کوشش ایہہ کیتی گئی اے کہ عام فہم تے سادہ زبان وچ حضورﷺ دی حیاتی نوں بطور نمونہ سامنے لیاندا جاوے۔قرآن و حدیث توں دور جان دی قطعی کوشش نہیں کیتی گئی''[28]

نام کتاب سونہڑیں سئیں دی سیرت

نام مصنف محمد صدیق شاکر

صفحات 280

سن اشاعت 1995ء

ناشر ادارہ سرائیکی سدھ سراں تغلق روڈ ملتان

سرائیکی لہجے میں چھپنے والی 1995ء کے آخر میں ایک اور بھر پور اور خوبصورت کتاب سوہنے سئین کی سیرت ہے جو محمد صدیق شاکر کی تصنیف ہے ۔ 280 صفحوں کیہہ خوبصورت کتاب ادارہ سرائیکی سدھ سراں تغلق روڈ ملتان سے چھپی ہے۔ اس کتاب پر ایڈیشن دوسرا درج ہے۔ لیکن پہلا ایڈیشن کب چھپا اس کا کوئی ذکر نہیں اور نہ ہی 1995ء سے پہلے والی کتابوں میں اس کتاب کا کوئی ذکر ملا۔ ہو سکتا ہے کہ یہ کتاب 1995ء میں ہی دو دفعہ چھپی ہو۔ہمارے خیال میں موجب سرائیکی لہجے میں چھپنے والی جدید کتابوں میں یہ کتاب بڑی نمایاں اور منفرد حیثیت کی مالک ہے۔

نام کتاب سونہڑیں سئیں دی سیرت

نام مصنف ڈاکٹر محمد صدیق شاکر

صفحات 544

سن اشاعت 1995ء

ناشر ادارہ سرائیکی سدھ سراں تغلق روڈ بہاولپور

سرائیکی لہجے میں سیرت کیہہ کتاب 544 صحفوں کی ہے اور سرائیکی سدھ سراں تغلق روڈ بہاولپور میں 1995ء میں چھپ کے سامنے آئی۔ حضور پاک ﷺ کا فرمان ہے کہ میں تمہارے اخلاق درست کرنے کےلیے بھیجا گیا ہوں۔ اور حضور ﷺ رسالت مآب نے ساری زندگی لوگوں کے اخلاق درست کرنے اور انہیں اخلاقی اعتبار سے معراج عطا کرنے میں گزار دی۔ پوری دنیا میں اس جیسی مثال نہیں مل سکتی کہ ایک تن تنہا نبیؐ نے چند سالوں میں دنیا کے سب سے

زیادہ بگڑے ہوئے لوگوں کو ایسے سنوار دیا اور وہ ہر اعتبار اور ہر معیار سے پوری دنیا کے رہبر بن کے اُبھرے۔ ڈاکٹر محمد صدیق شاکر اور نے حضور ﷺ کی زندگی مبارک کے اسی پہلو کو پوری کتاب میں پیش کیا ہے۔ اس کتاب کی خوبیبہ ہے کہ انہوں نے حضور ﷺ کے اخلاق کے بارے میں مستند احادیث اور قرآنی آیتاں کو حوالے کے طور پر بنانے کی کوشش کی ہےکہ حضور ﷺ کی زندگی کا کوئی اہم لمحہ بیان ہونے سے رہ نہ جائے۔اس کتاب کو سرائیکی میں لکھنے کے دوران پیش آنے والے تجربات کو مصنف نے یوں بیان کیا ہے:

> ''جیہڑے خاص عربی یا اسلامی تمدن نال متعلق ھن اوہناں دے مترادف سرائیکی وچ بولڑاں(بولنا) اوکھا تھی پوندے۔یاتاں اکے لفظ ملدے کین نہیں۔یا ملدے ھن تا پورا مفہوم ادا نیں کریندے''[29]

سیرت رسولؐ سے متعلق کچھ اہم مضامین:

پنجابی زبان میں جہاں سیرت کے بارے مختلف انداز میں کتابیں لکھی گئی ہیں وہاں کچھ خوبصورت انداز میں مضمون بھی کبھی کبھی چھپتے رہے ہیں۔ اس میں کچھ مضمون وہ ہیں جو تحقیق نوعیت کے ہیں اور کچھ روایتی ہیں اور کچھ دوسری رہانوں میں لکھے گئے ہیں۔ مضامین کا پنجابی میں ترجمہ ہے۔ لیکن پھر بھی ان کی پنجابی نثر میں ایک اہمیت بنتی ہے۔ ان مضمون نگاروں میں پہل ڈاکٹر فقیر محمد کو حاصل ہے۔ان کا مضمون بنیادی طور پر امام بوصیریؒ کے قصیدے بُردہ کے بارے میں تھاجو ہیٹھ ماہنامہ پنجابی شمارہ دسمبر 1951ء میں شائع ہوا۔ اس لیے بعد میں آئزک ٹیلر کے مضمون ''اسلام اینڈ محمدؐ''کا ترجمہ نذیر احمد چودھری نے اسلام اور حضرت محمدؐ کے ساتھ ساتھ کیا۔ یہ ماہنامہ حق اللہ میں 1964ء میں چھپا۔

اسی طرح سیّد امتیاز احمد کا مضمون پیارے نبی دے پیارے بول حق اللہ دسمبر 1962ء میں، چودھری لال دین کا چن چڑھیا کُل عالم دیکھے حق اللہ فروری 1963ء میں۔ عبدالغفور قریشی کا مضمون "پنجانی ادب میں حب رسول" ماہِ نو لاہور جولائی اگست 1963ء میں، منظور احمد کا مضمون حجتہ الوداع ماہنامہ حق اللہ فروری، مارچ 1963ء۔ مولانا نور احمد فریدی کا مضمون انجیل میں رسول اللہ کی پیشگوئی، ماہنامہ سرائیکی ادب، فروری 1972ء۔ جرمن کے ایک مشہور مصنف کی نظر میں حضرت محمدؐ (ترجمہ) مہروماہ اپریل مئی 1978ء۔ سلیم خان گمی کا مضمون پنجابی میں سیرت نگاری روز نامہ امروز ہفتہ وار ادبی ایڈیشن 8 ۔ اگست 1980ء تا 31 اکتوبر 1980ء (یاراں قسطاں)۔ جاوید احسن 1981ء ۔ حفیظ تائب کا مضمون پنجابی ادب میں سیرت نگاری اِک جائزہ۔ ششماہی کھوج شمارہ 35 ، پنجاب یونیورسٹی لاہور میں شائع ہوئے۔

مجموعی طور پر جن کی بھی سیرت کی کتابیں پاکستان بننے کے بعد سامنے آئیں ہیں، بےشک ان کی تعداد بہت زیادہ نہیں ہے لیکن پھر بھی جدید دور میں بھی اس پر بہت توجہ دی جا رہی ہے۔ سیرت کی نثری کتابیں زیادہ نہ ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس موضوع پر کسی

لکاری کے بس کی بات نہیں۔ صرف وہ بندہ ہی اس کے بارے میں قلم اٹھانے کا حوصلہ کر سکتا ہے جس کا کچھ نہ کچھ مطالعہ ہو۔ایسے ان کتابوں کے مطالعے کے بعد یہ بات ضرور سامنے آئی ہے کہ ہمارے سیرت نگاروں کے دلوں مینیہ جوش موجود ہے کہ حضور ﷺ کی سیرت ہی وہ بہترین راستہ ہے جس پر چل کے دین اور دنیاوی کامیابی حاصل کی جا سکتی ہے۔ اس کے لیے انہوں نے بہترین اور مستند حوالے بھی ڈھونڈنے کی کوشش کی ہے ۔ اس کے ساتھ ایک تو سیرتِ رسول ؐ کے کئی گوشے پہلی بار پنجابی میں نمایاں ہوئے ہیں اور دوسری بات یہ کہ پنجانی نثر بھی سیرت کے رنگ کی ترقی میں بھرپور قدم اٹھایا ہے۔

خلاصہ کلام:

انسانی عقل و خرد اپنے ماحول اور تجربات کی روشنی میں پیغام رسانی کے لیے نئی نئی تعبیرات و اصطلاحات اختیار کرتی ہیں۔ یہ اصطلاحات جس ماحول میں پیدا ہوتی ہیں اور پروان چڑھتی ہیں اپنے ساتھ وہ انکے اثرات ضرور رکھتی ہیں۔ کسی طرح وہ اپنے پس منظر سے آزاد نہیں ہوسکتیں۔ انبیاء علیہم السلام کی بعثت کے زمانوں میں اور ان سے پہلے دنیا میں مختلف اصلاحی اور فکری تحریکیں قائم ہوچکی تھیں، الگ الگ قسم کے اخلاقی اور الہٰیاتی فلسفے تھے، جنھوں نے اپنے اپنے زمانوں میں سکّہ جمایا تھا، مگر قرآن مجید کا مطالعہ بتاتا ہے کہ انہوں نے اپنے دین کی حقائق کی تشریح اور اپنی دعوت کے لیے ان اصطلاحات اور تعبیرات کو مستعار لینا اور ان سے کام چلانا کبھی گوارہ نہیں کیا۔ اس کے بجائے ان کو اپنی پیغام رسانی کے لیے نہایت سادہ اور حقائق پر مبنی الگ اصطلاحات اور منفرد تعبیرات اللہ کی طرف سے دی گئی تھیں۔انسانوں نے اپنی سہولت اور آسانی کے لئے دینی تعبیرات کو مختلف زبانوں میں ڈھالا تاکہ ان سے کثرت سے فائدہ اٹھایا جاسکے۔اسی سلسلہ کی ایک کڑی سیرت المصطفیٰ ﷺ کا پنجابی زبان میں ترجمہ بھی ہے۔پنجابی زبان کے ہر دور میں صاحب ذوق افراد نے اپنی اپنی حیثیت کے مطابق رسول اللہﷺ کی سیرت کو اپنے اپنے انداز میں عوام الناس تک پہنچانے کی سعی دلجمعی سے کی۔کسی نے منظوم انداز اپنایا تو کسی نے نثر کو ترجیح دی۔کسی نے تحریر کو ترجیح دی تو کسی نے تقریر کو۔الغرضیکہ پنجابی زبان جتنی قدیم ہے اسی قدرپنجابی زبان میں سیرت نگاری کی روایت بھی قدیم ہے۔

تجاویز وسفارشات:

1. پنجابی زبان میں سیرت کے موضوعات پر کتب اردو،عربی اور انگریزی زبان کے مقابلہ میں بہت کم ہیں،لہذا اس زبان میں سیرت نگاری پر توجہ دینی چاہئے۔
2. پنجابی زبان میں سیرت نگاری کے مختلف پہلوؤں کو ہر جہت سے اجاگر کرنے کی ضرورت ہے۔
3. پنجابی زبان میں دیگر انبیاء کی سیرت کو اجاگر کرنے کی ضرورت ہے۔
4. پنجابی کتب سیرت کو ازسرنو شائع کرنے کی بھی ضرورت ہے۔
5. دیگر زبانوں کی طرح پنجابی زبان میں کتب سیرت کو جدید طریقہ ہائے تحقیق کے معیارات کے مطابق مرتب کرنے کی ضرورت ہے۔
6. پنجابی زبان میں سیرت نگاری کے حوالہ سے انٹرنیٹ پر ویب سائٹ کی صورت میں موجوعات کو قلمبند کرنا بھی اس معاملہ میں اہم پیش رفت ثابت ہوسکتا ہے۔

@ 2022 by the author, this article is an open access article distributed Under the terms and conditions of the Creative Commons Attribution (CC-BY) (http://creativecommons.org/licenses/by/4.0/)

[1] پنجاب یونیورسٹی، لاہور، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج 11 طبع اول، 1975ء، ص 506

[2] جنید ندوی، محمد، عصری سماجی علوم میں سیرت نگاری کے اسالیت مطبوعہ معارف مجلہ تحقیق، اسلامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ، کراچی، شمارہ 2، ص 51

[3] طاہر اقبال خان، ڈاکٹر، اردو میں منظوم سیرت نگاری، مقالہ پی ایچ ڈی اردو، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد 2004ء، ص 8

[4] آفتاب احمد نقوی، ڈاکٹر، پنجابی ادب وچ سیرت رسول، کتن ول دھیان، مرتبہ عمران نقوی، ص ۳۴

[5] امر تسری، سیوا سنگھ، حضرت محمد ﷺ صاحب، سری جی آر سیٹھی مینیجر یونین پریس، امر تسر، 1928ء

[6] فاروقی، محمد حبیب اللہ، نبیاں دا سردار ﷺ، فاروقی منزل مبارک پارک، لاہور، 1942ء، ص 2

[7] فقیر محمد فقیر، ڈاکٹر، پنج ہادی، تاج بک ڈپو اُردو بازار لاہور، 1949ء، ص 7

[8] ثمر، عبدالکریم، سچی سرکارؐ، آئینہ ادب، لاہور، 1962، ص 12

[9] کلانچوی، دلشاد، رسول کریم ﷺ، سرائیکی لائبریری، بہاولپور، 1975، ص 7

[10] عبداللطیف عارف، حکیم، شانِ حضور ﷺ عرف کملی والا، ملک دین محمد اینڈ سنز، لاہور، 1398ھ، ص 5

[11] قریشی، سمیع اللہ، حضور ﷺ دی حیاتی، پاکستان پنجابی ادبی بورڈ لاہور، 1980ء ص 3

[12] جعفری، سید اختر، حضور ﷺ پر نور، عزیز پبلشرز اُردو بازار، لاہور، 1981ء، ص 18

[13] ہاشمی، حمید اللہ شاہ، اُمت دا والیؐ" حضرت محمد ﷺ"، پنجابی مجلس، فیصل آباد، 1981ء، ص 5

[14] مہر عبدالحق، ڈاکٹر، کونین دا والی ﷺ، سرائیکی ادبی بورڈ حسن پروانہ روڈ ملتان، 1982ء، ص 104

[15] غالیہ، فروغ احمد، حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا دا لالؐ، چشتی کتاب خانہ جھنگ بازار، فیصل آباد، 1984ء، ص 5

[16] نجمی، محمد اقبال، سیرت حضور ﷺ دی، اُردو پنجابی مرکز سمن آباد، لاہور، 1985ء، ص 3

[17] قدر آفاقی، مکی مدنی ماھیؐ، اُردو پنجابی مرکز سمن آباد، لاہور، 1985ء، ص 7

[18] پرویز، سجاد حیدر، مدنی مٹھا من ٹھار، سرائیکی ادب تحریک پاکستان، ص 4

[19] محمد سعید، محمد صلی اللہ علیہ وسلم، عتیق پبلشنگ ہاؤس، لاہور، 1990ء، ص 7

[20] محمد سعید، حکیم، سب توں وڈے انسان، ہمدرد فاؤنڈیشن، کراچی، 1991ء، ص 2

[21] گمّی، سلیم خان، چن عربوں چڑھیا، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، 1993ء، ص15

[22] عارف، پروفیسر بہاء الحق، جہاناں دی رحمت، سیٹھ آدم جی عبد اللہ تاجر کتب نولکھا بازار، لاہور، 1994ء، ص8

[23] جبین گل ریاض، خزینہ رسالتؐ، اقبال بُک کارنر مین مارکیٹ گلبرگ، لاہور، 1994ء، ص24

[24] طالب، محمد رمضان، محبوب ربّ دا، فرید سرائیکی سنگت، ڈیرہ غازی خاں، 1994ء، ص18

[25] جعفری، ڈاکٹر سیّد اختر، نبی پاکؐ دے معجزے، مین مارکیٹ گلبرگ، لاہور، ص13

[26] اظہر محمود، سرکار دی سیرت ﷺ، اختر کتاب گھر الکریم مارکیٹ، لاہور، 1995ء، ص4

[27] عابد حسین، سوہنا محمد ﷺ۔ انساناں دا محسن تے رہبر، فانوس پبلی کیشنز، راولپنڈی، 1995ء، ص4

[28] سعیدہ رِشم، سیرت پاک محمدؐ دی، ویمن رائٹنگ فورم، فیصل آباد، 1995ء، ص5

[29] شاکر، ڈاکٹر محمد صدیق، سونہڑیں سئین دی سیرت، ادارہ سرائیکی سدھ سراں، بہاولپور، 1995ء، ص13